روزنامہ
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
ہفتہ 16 جون 2001ء 23 ربیع الاول 1422 ہجری-16 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 133

رسول اللہؐ کی چند امتیازی خصوصیات

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ خصوصیات ایسی دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔ اور اموال غنیمت میرے لئے حلال کئے گئے ہیں۔ اور مجھ سے پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے جبکہ میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے شفاعت کا حق عطا ہوا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوة باب قول النبی جعلت لی الارض)

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علوِّشان

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے۔ جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپؐ ہی کی غیرت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ عرب جن میں زنا، شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا۔ ہمدردی اور خیر خواہیِ نوع انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں، بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجاوے، تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم وجور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے، مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر پر سکون و راحت۔ اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے آ کر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے۔ جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جائے۔ مخالفوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں اور اس کے بالمقابل آپؐ نے ایسی حالت میں جب کہ آپؐ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا۔ ان سے جو کچھ سلوک کیا، وہ آپؐ کی علوشان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابوجہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی؟ جو آپؐ کو اور آپؐ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ لاالہ الااللہ کی کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا۔ اور جبکہ مکہ فتح ہوا، تو لاتثریب علیکم الیوم (یوسف: 93) کہہ کر معاف فرمادیا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے۔ جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 356-357)

خصوصی درخواست دعا

✪ محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کاملہ وعاجلہ و بابرکت دراز عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی اہلیہ وفات پاگئیں

✪ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ مورخہ 13 اور 14 جون 2001ء کی درمیانی شب لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 78 سال تھی۔

آپ کی نماز جنازہ 14 جون کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کرائی۔ جنازہ اور تدفین میں کثیر تعداد میں احباب نے ربوہ اور دیگر علاقوں سے شرکت فرمائی۔

آپ کے والد صاحب کا نام محترم سردار عبدالحمید صاحب آڈیٹر آف لاہور تھا۔ جو محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے چچا بھی تھے۔ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بہت دعاگو، مہمان نواز اور صبر کرنے والی خاتون تھیں۔ گزشتہ 10 سال سے فالج کے مرض میں مبتلا تھیں۔ اس دوران آپ کے خاوند محترم چوہدری شبیر احمد صاحب اور تمام بچوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی بہت خدمت کی اور کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی کو پاس نہ آنے دیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ محترم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوسٹن امریکہ

☆ محترم فضل احمد طاہر صاحب لندن

☆ محترم قمر احمد کوثر صاحب دفتر نصرت جہاں ربوہ

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 162)

زمانہ ماموریت کا پر کیف نقشہ

سیدنا محمود المصلح الموعود کے حقیقت افروز قلم سے:

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں سات سو آدمی جمع ہوئے تھے۔ مجھے یاد ہے آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ریتی چھلہ میں جہاں بڑ کا درخت ہے وہاں لوگوں کی کثرت اور ان کے اژدحام کو دیکھ کر آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کام ختم ہو چکا ہے کیونکہ اب غلبہ اور کامیابی کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں پھر آپ بار بار احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کس قدر ترقی بخشی ہے اب تو ہمارے جلسہ میں سات سو آدمی شامل ہونے کے لئے آگئے ہیں یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ میں سمجھتا ہوں جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

غرض سات سو آدمیوں کے آنے پر آپ اس قدر خوش ہوئے کہ آپ نے سمجھا جس کام کے لئے مجھے کھڑا کیا گیا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے مگر اب خداتعالیٰ کے فضل سے یہ حالت ہے کہ صرف درس میں ہی آٹھ آٹھ سو آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہیں باہر سے نہیں آتے بلکہ قادیان میں رہنے والے ہیں اور جلسہ سالانہ پر تو خداتعالیٰ کے فضل سے پچیس تیس ہزار آدمی باہر سے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ غرض ہمارا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ترقی کر رہا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں کوئی نہ کوئی شخص بیعت میں شامل نہ ہو۔ ترقی اور عروج اور طاقت میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر اس غلبہ کے باوجود کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زمانہ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانہ سے بہتر ہے۔ بے شک ہمیں کامیابیاں زیادہ حاصل ہو رہی ہیں. ترقیات زیادہ حاصل ہو رہی ہیں. غلبہ زیادہ حاصل ہو رہا ہے مگر حضرت مسیح موعود کے زمانہ کو یاد کر کے دل تڑپ اٹھتا ہے اور یہ ساری کامیابیاں بالکل حقیر نظر آنے لگتی ہیں۔

میرے قرآن پر ایک چھوٹا سا پرانا نوٹ ہے جو ان قلبی کیفیات کو خوب ظاہر کرتا ہے جو (مامور) کا زمانہ دیکھنے والوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ میں نے سلام پر نوٹ لکھا ہے:

"یعنی اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ آہ مسیح موعود کا وقت! اس وقت تھوڑے تھے مگر امن تھا"

بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی بڑی ترقیات دی ہیں مگر یہ ترقیات اس زمانہ کا کہاں مقابلہ کر سکتی ہیں جو حضرت مسیح موعود کا تھا۔ بیشک آج دنیوی لحاظ سے جو رتبہ ہم کو حاصل ہے وہ حضرت مسیح موعود (-) کو حاصل نہیں تھا۔ جتنے لوگ ہماری باتیں ماننے والے موجود ہیں اتنے لوگ باتیں ماننے والے حضرت مسیح موعود (-) کے زمانہ میں موجود نہیں تھے جتنا خزانہ ہمارے ہاتھ میں ہے اتنا خزانہ حضرت مسیح موعود (-) کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ اب بعض دفعہ خداتعالیٰ ایک ایک دن میں پچیس پچیس تیس تیس ہزار روپیہ چندے کا بھجوا دیتا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانہ میں اتنا چندہ سارے سال میں بھی جمع نہیں ہوتا تھا مگر اس تمام ترقی کے باوجود کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زمانہ اس زمانہ سے بہتر ہے۔

مجھے یاد ہے جب لنگر خانہ کا خرچ بڑھا اور کثرت سے قادیان میں مہمان آنے شروع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود (-) کو خاص طور پر یہ فکر پیدا ہو گیا کہ اب ان اخراجات کے پورا ہونے کی کیا صورت ہو گی مگر اب یہ حالت ہے کہ خداتعالیٰ کے فضل سے ایک ایک احمدی لنگر خانہ کا سارا خرچ دے سکتا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود (-) نے زلزلہ کے متعلق اپنی پیشگوئیوں کی اشاعت فرمائی تو قادیان میں کثرت سے احمدی دوست آگئے حضرت مسیح موعود بھی دوستوں سمیت باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں خیموں میں رہائش شروع کر دی۔ چونکہ ان دنوں قادیان میں زیادہ کثرت سے مہمان آنے لگ گئے تھے ایک دن آپ نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو اس وقت آپ مسکرا رہے تھے۔ واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خداتعالیٰ کے متواتر نشانات دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لے لیتا ہے میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص جس نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی۔ میں نے اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے۔ مگر جب گھر آکر اسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔

"اب دیکھو وہ روپیہ آج کل کے چندوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا تھا۔ آج اگر کسی کو کہا جائے کہ

باقی صفحہ 7 پر

رشک ملائک

وہ رشکِ ملائک یہی تاج ہے
یہی آدمیت کی معراج ہے

یہ نورِ خدا کی ہے جلوہ گری
یہ تکوین کا نقطۂ محوری

نظامِ خلافت ہے پائندہ تر
اسی سے یہ خاکی ہے تابندہ تر

ازل سے ابد تک یہ اعجاز "قُم"
یہی روحِ مردہ کو آواز "قُم"

"عدوئے مبیں" اس سے پامال ہے
قبائے خلافت تری ڈھال ہے

گھٹاؤں میں اس کی نظر برق ریز
یہ افواجِ باطل کو حکمِ گریز

شہی کا نہ جمہوریت کا ہے راج
یہ دونوں کا گویا حسیں امتزاج

اسی سے ہے سرگرمِ پرواز تو
فرشتوں سے بڑھ کر فلک باز تو

اگر پاسبانی کا احساس ہے
سدا یہ امانت ترے پاس ہے

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ❁ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار ❁ (درثمین)

سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتب کی اہمیت اور چند کتب کا تعارف

خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں

قسط دوم آخر

محمد شکر اللہ صاحب

4- آئینہ کمالات اسلام

یہ حضور کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے اس کتاب کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے جو حضور نے عیسائیت کے فتنہ کے استیصال اور دینی تعلیمات کے سب مذاہب کی تعلیمات سے برتر وافضل ہونے کے ثبوت میں تحریر فرمائی۔ حضور فرماتے ہیں:

ترجمہ: ایک اور کتاب ہے جو میں نے ان دنوں تالیف کی ہے اور وہ ان سب مذکور کتابوں پر سبقت لے گئی ہے اور اس کا نام دافع الوساوس ہے اور وہ ان لوگوں کے لئے حد درجہ نافع ہے جو دین کا حسن دکھانا اور مخالفوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں"

5- اسلامی اصول کی فلاسفی

یہ مضمون خاص تائید الٰہی سے لکھا گیا تھا اور اس کی غیر معمولی کامیابی کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی وحی میں پہلے ہی بشارات دی گئی تھیں۔

اس مضمون کی یہ خوبی ہے کہ اس میں دین کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اور سوالات کے جوابات قرآن مجید سے دیئے گئے ہیں اور ایسے طور پر دیئے گئے ہیں کہ جن سے دین کا تمام مذاہب سے اکمل اور احسن اور اتم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:

"جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص 5)

تحریری سلسلہ کے متعلق حضور کا ارشاد

حضرت مسیح موعود اس تحریری سلسلہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور پر ستر بہتر کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے.... معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو"

(ملفوظات جلد دہم ص 229)

پس پیارو!! اگر تم واقعی اس امر کے متمنی ہو کہ حق واضح ہو جائے. حقیقت بے نقاب ہو جائے اور سچائی پوری تابانیوں کے ساتھ تم پر منکشف ہو جائے تو پھر آپ لوگ حضرت سلطان القلم کی حقائق و معارف سے لبریز تصانیف کا مطالعہ کریں جن کے مطالعہ سے سعادت مند انسان حقیقت حال سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ادبی عظمت پر حلفیہ شہادت

جناب شیخ محمد اسماعیل مرحوم پانی پتی فرماتے ہیں:

میری عمر اب 73 برس کی ہے اور میں نے بچپن سے لے کر اس وقت تک تمام لٹریچر کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور اپنی ساری عمر اس ذوق اور شوق میں بسر کر دی ہے نہ صرف میں نے مطالعہ کیا ہے بلکہ ہزاروں مضامین بھی ملک کے بلند پایہ جرائد میں وقتاً فوقتاً لکھے گئے ہیں۔

مگر ایماناً اور حلفاً اس حقیقت کا اظہار اپنی ساری عمر کے تجربہ کے بعد کرتا ہوں کہ کسی ادیب اور انشاپرداز کے مضامین میں میں نے وہ شوکت الفاظ. ندرت بیان اور جذب و اثر نہیں دیکھا جیسا میں نے حضرت مرزا صاحب کے کلام میں مشاہدہ کیا ہے......جب میں نے احمدیت کو قبول کیا اور بیعت کرلی تو پھر یک قلم میرے دل سے حضرت اقدس کے مقابلہ میں تمام ادیبوں اور انشاپردازوں کی وقعت جاتی رہی اور آج میں علیٰ وجہ البصیرت یقین کرتا ہوں کہ اردو کا کوئی ادیب حضرت سلطان القلم کا مقابلہ ادب اور انشاپردازی میں نہیں کر سکتا اور ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآنی معارف اور نکات کی بات تو الگ رہی کیونکہ اگر قرآنی حقائق بیان کرنے میں کوئی اور بھی حضرت اقدس کا مقابلہ کر سکتا تو پھر آپ خدا کی طرف سے نہیں"

(حیات قمر الانبیاء ص 58,57)

جدید علم کلام کا بہترین ذخیرہ

بلا مبالغہ نہایت یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تحریریں اور ملفوظات جدید علم کلام کا بہترین ذخیرہ ہیں اس کا ایک ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ دین کے خلاف جدید فتنوں کے تدارک کے لئے جس کسی نے بھی قلم اٹھایا ہے اس کو حضرت اقدس کی تحریرات سے خوشہ چینی کرنی پڑی ہے بعض اصحاب نے پورے پیراگراف ہی نقل کر ڈالے ہیں!! اس وقت اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی کتاب "بیسویں صدی کا علمی شاہکار")

جہاں تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصانیف سے افادہ کرنے کا تعلق ہے ہمیں نہ صرف اس پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ خوشی ہے کیونکہ اس سے حضور کے علم کلام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید سے قرآن مجید اور اسلام کے جن علوم کا انکشاف فرمایا وہ ہر لحاظ سے بے نظیر ہیں۔

اس بے نظیر چشمے سے فیض یاب ہونا سب سے زیادہ ہمارا حق ہے بلکہ فرض ہے۔

آیئے میں آپ کو بتاؤں خود خدا کے مسیح نے اس شخص کے متعلق جو آپ کی کتابیں نہیں پڑھتا کیا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔

(نزول المسیح ص 25)

کتب مسیح موعود کا مطالعہ نہ کرنے والے

حضور فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوئی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

افادیت

حضرت مسیح موعود کی کتب جو کہ خزینہ علم و حکمت ہیں ان کی افادیت ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

1- وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا پتہ دیتی ہیں۔

2- حضرت رسول کریمؐ کی شان اور عظمت کو ظاہر کرتی ہیں۔

3- قرآنی حقائق و معارف کو بیان کرتی ہیں۔

4- مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیتی ہیں۔

5- جملہ مذاہب کے مقابلہ میں دین کی صداقت کو ثابت کرتی ہیں۔

6- ان کے مطالعہ سے انسان میں ایک جوش اور دلیری اور جرات ایمانی پیدا ہوتی ہے

7- حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا ہر احمدی گھر میں ہونا تربیتی. علمی اور تبلیغی لحاظ سے بے حد مفید ہے۔

8- ان کے مطالعہ سے تزکیہ نفس کا موقع ملتا ہے اور ایک پاک تبدیلی ان کے پڑھنے سے انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔

9- مردہ روحوں کے لئے آپ کی کتب واقعی آب حیات کا کام کرتی ہیں۔

مختصر یہ کہ انہی میں وہ گراں بہا علم کلام موجود ہے کہ جس نے دین کے مخالفوں کے ولولے خاک

میں ملادیئے ان کی ہمتیں پست کردیں اور کمریں توڑ کر رکھ دیں۔ ہاں ہاں ان میں وہ روشنی ہے وہ نور ہے کہ جس کو لے کر آج ظلمت کدہ مغرب کو منور کیا جا سکتا ہے انہیں میں وہ آسانی معارف اور قرآنی حقائق موجود ہیں کہ جن کو لے کر مغلوب کو غالب اور فاتح کو مفتوح بنایا جا سکتا ہے اور یہ خالی باتیں نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت کہ جس کو دوست اور دشمن سبھی تسلیم کرتے ہیں۔

سو بھائیو!

ہمیں لازم ہے کہ ہم کتب حضرت مسیح موعود کو پڑھیں کیونکہ حضور کی کتب اس قدر روحانی خزائن اپنے اندر رکھتی ہیں کہ ان کے مطالعہ اور عمل کرنے سے انسان کے روحانی مدارج بلند سے بلند تر ہو جاتے ہیں۔

خدام بھائیو!

رفقاء حضرت مسیح موعود مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الاول۔ حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف۔ حضرت مولوی شیر علی اور دوسرے سینکڑوں رفقاء کی زندگیوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے پیش کردہ انوار کو اپنے اندر اس حد تک جذب کیا کہ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا سے مختلف نظر آتے تھے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ انہوں نے آپ کے ارشادات کو اپنے کانوں سے سنا آپ کی تحریرات کو پڑھا اور اس طرح وہ لوگ باخدا انسان بن گئے۔

پس ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم حضرت اقدس کی کتب اور ملفوظات میں جو زریں نصائح اور تعلیمات ہیں ان کا بغور مطالعہ کریں اور ان انوار کو اپنے اندر جذب کریں۔

ایک قابل تقلید نمونہ

قبول احمدیت کے بعد حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری نے اپنی زندگی خدمت احمدیت کے لئے وقف کردی آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتب سے عشق تھا۔ خصوصاً ابتداء میں آپ نے حضور کی کتب پڑھنے کی طرف بہت توجہ دی۔ آپ فرماتے ہیں:

"بیعت کر لینے کے بعد حضرت اقدس کی کتابوں کے پڑھنے میں مجھے بہت لذت آتی تھی۔ میں حضور کی کتابوں کو اسی لذت میں بار بار پڑھتا حتیٰ کہ صفحات کے صفحات مجھے زبانی یاد ہو گئے۔ میرے سامنے کوئی شخص آپ کی عبارت میں سے ایک لفظ بھی آگے پیچھے کرے میں سمجھ جاتا ہوں کہ اس نے غلطی کی ہے۔ نہ صرف یہ کہ کتابوں کو میں نے خود بار بار پڑھا بلکہ دوسرے لوگوں کو یہ کتابیں بکثرت پڑھ کر سنائیں اور شروع سے آخر تک میرے ذہن کی ساخت ایسی ہو چکی ہے کہ بجز حضرت مسیح موعود کے خیالات اور کوئی خیال نہیں آتا کوئی بات میرے ذہن میں ایسی آ ہی نہیں سکتی جو کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم نہ ہو اب بھی باوجود پیرانہ سالی کے میری یادداشت کا یہ حال ہے کہ شاید اب مجھے کسی کتاب کا صفحہ یاد نہ رہا ہو مگر کتاب کا نام مجھے ضرور یاد آ جاتا ہے۔ اور کتاب سامنے آتے ہی فوراً حوالہ دکھا دیتا ہوں جو کوئی بھی کسی حوالہ کے لئے میرے پاس آتا ہے کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل و کرم ہے"

(الفضل 14 مارچ 1949ء ص 5)

کتب کی اعجازی برکت

حضرت مسیح موعود کی کتب اپنے اندر بے شمار روحانی اور جسمانی برکات کے ساتھ ساتھ ظاہری برکات بھی رکھتی ہیں اور ظاہری طوفانوں سے بھی ہمیں بچاتی ہیں اس ضمن میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ایک دفعہ خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے گاؤں واپس آرہا تھا۔ خدا کی حکمت ہے کہ جب ہماری کشتی عین دریا کے وسط میں پہنچی تو ادھر سورج قریب الغروب ہو گیا اور دوسری طرف آندھی چل پڑی۔ جس کی وجہ سے ملاحوں نے کہا اب تو سوائے خدا کے اور کوئی چارہ نہیں۔۔۔ جب کشتی میں سوار تمام لوگوں نے حالات کی مایوسی دیکھی تو اس وقت تمام لوگوں نے بے اختیار چلانا شروع کردیا اور پیر بخاری اور خواجہ خضر اور پیر جیلانی کو یاد کرنے لگ گئے۔ مگر کچھ دیر بعد جب پھر بھی صورت حال نہ بدلی تو آخر تمام اہل کشتی لاالٰہ الا اللہ پکار اٹھے اور کہنے لگے اے خدا اب تیرے سوا کون ہے جو اس کشتی کو پار لگائے میں نے جب ان لوگوں کی زاری دیکھی تو میں نے بھی دعا شروع کردی اور چونکہ اس وقت میرے پاس حضور اقدس کی بعض کتب بھی تھیں اس لئے میں نے خدا تعالیٰ کے حضور ان کتابوں کا واسطہ دیتے ہوئے یہ دعا کی کہ:

"اے میرے مولا کریم اگر ہم سب لوگ اس قابل ہیں کہ اس دریا میں غرق کر دیئے جائیں اور ہمارا کوئی عمل ایسا نہیں جو ہماری نجات کا موجب ہو سکے تو پھر تو اپنے مقدس اور پیارے مسیح کی ان کتابوں کے طفیل جو انہوں نے لوگوں کی ہدایت اور نجات کے لئے شائع فرمائی ہیں اس آندھی کو چلنے سے روک دے اور ہمیں بخیریت کنارے پر لگا دے"

[illegible] ہے کہ میں نے ایک دو مرتبہ ہی ان [illegible] تھا کہ آندھی بالکل تھم گئی اور ہم [illegible] عافیت کنارے پر پہنچ گئے۔

(حیات قدسی حصہ دوم ص 35,34)

غیر از جماعت اصحاب کی آراء

ہم اگر حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی تعریف کریں تو غیر ہماری باتیں نہیں مانیں گے ہم تو ایک ایک لفظ پر وجد کرتے ہیں اور ہماری روح میں نئے ولولے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نئی زندگیاں عطا ہوتی ہیں لہٰذا ہم ان کے علماء سے ہی پوچھتے ہیں یعنی ان علماء سے جو کسی زمانے میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے ان کے مصنفین سے پوچھتے ہیں ان کے چوٹی کے اردو دانوں سے دریافت کرتے ہیں جن کی تحریریں تمام ہندوستان میں مشہور اور مرغوب ہوئیں کہ جب تم حضرت مسیح موعود کی تحریریں پڑھتے تھے تو تم پر کیا اثر ہوتا تھا۔

1۔ خواجہ حسن نظامی

خواجہ حسن نظامی صاحب جو معروف لکھنے والے ہیں ایسے اردو خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو سارے ہندوستان میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور پھر احمدیت کے مؤید بھی نہیں تھے بلکہ مخالف تھے وہ حضرت مسیح موعود کی گراں قدر تصانیف اور جلیل القدر ملفوظات کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے۔۔۔ آپکی تصانیف کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(اخبار "منادی" 27 فروری۔4 مارچ 1930ء)

2۔ مرزا حیرت دہلوی

مرزا حیرت دہلوی حضرت مسیح موعود کے انتقال پر ملال پر تحریر کرتے ہیں۔۔۔ اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے"

(کرزن گزٹ یکم جون 1908ء)

اخبار ملت لاہور

1910ء "اخبار ملت لاہور" میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا۔ یہ مضمون مولوی شجاع اللہ خان کے چھوٹے بھائی مولوی انشاء اللہ خان نے لکھا جو بہت درد دل رکھنے والے مسلمان عالم صحافی تھے۔ اگرچہ احمدیت میں شامل نہ ہوئے تھے۔ مگر مسلم قوم میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب کا قلم سحر تھا۔۔۔ مرزا صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں 80 کتابیں لکھیں جن میں مختلف مذہبی مضامین پر 25 کتابیں لکھیں اور تمام کتابیں لاجواب ہیں پھر لکھا کہ شائقین ضرور مرزا صاحب مرحوم کی کتب رد مذاہب باطلہ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ کس قدر عقلی اور نقلی دلائل سے پر صداقت اسلام کا ذخیرہ مرزا صاحب نے ان کتابوں میں جمع کر دیا ہے"

مذکورہ بالا تاثرات سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ مسیح موعود نے دنیا کے سامنے علمی جواہرات اس کثرت سے بکھیرے کہ اپنے اور بیگانے اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

تجربہ کا نچوڑ

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب فرماتے ہیں:

"دینی فلسفہ اور دین سے آگاہی حضرت مسیح موعود کی کتب میں بدرجہ کمال درج ہے اور چاہیے کہ سکول اور کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حضور کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا جائے۔ اور والدین اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں کہ ان کا بچہ علاوہ اپنے مقررہ تعلیمی نصاب کے روزبروز حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کا مطالعہ بھی کرتا رہے۔ ان کتابوں میں علم و حکمت کے دریا بہتے ہیں اور ان کا مطالعہ کونوا مع الصادقین کا جلوہ گاہ ہے"

(مضامین مظہر ص 32)

نیز فرماتے ہیں:

خاکسار کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جن طالب علموں نے اپنے سکول اور کالج کی تعلیم کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ وہ دنیوی لحاظ سے بھی اعلیٰ مدارج پر پہنچے اور دینی لحاظ سے مغربی فلسفوں کی زد سے اور الحاد اشتراکیت اور دہریت کے اثرات سے محفوظ رہے اور ان کی زندگی نور علی نور بنی

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں راہم بخواں

(الفضل یکم صلح 1348)

پس میرے خدام بھائیو!

موجودہ مسموم اور زہریلی مادیت اور جاہلیت کی فضا سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔

دعا

خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کریں۔

(شہادت القرآن بار اول ص 3)

حرف آخر

خدا کرے کہ ہم سب حضور کے عطا کردہ علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے والے ہوں اور ہمیں یہ توفیق ملتی رہے کہ ہم تشنہ لب روحوں کو اس روحانی چشمہ سے سیراب کرنے والے بنیں۔

حضور کی کتب کے بار بار مطالعہ سے قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی عظمت شان ہی کا اظہار ہوتا ہے۔

خدام بھائی اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنی زندگی کے لائحہ عمل میں اس چیز کو شامل کرلیں کہ وہ روزانہ حضور کی کسی نہ کسی کتاب کا خواہ چند سطور ہی ہوں ضرور مطالعہ کریں گے۔ اگر آپ یہ عہد کرلیں تو میں

باقی صفحہ 6 پر

ممالک عالم

محمد ہادی صاحب

عوامی جمہوریہ چین

PEOPLE'S REPUBLIC OF CHINA

عوامی جمہوریہ چین دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے یہ دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے جو کہ براعظم ایشیا کے مشرق میں واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت بیجنگ (BEIJING) ہے۔

چینی حکومت کے اندازے کے مطابق 1999ء کے اختتام پر چین کی آبادی 1.26 بلین تھی (اس میں ہانگ کانگ میکاؤ اور تائیوان کی آبادی شامل نہیں ہے) اس کا رقبہ 9596961 مربع کلومیٹر ہے اس ملک کی بڑی زبانیں چینی (CHINESE) شنگھائی (SHANGHAI) ہاکا (HAKKA) ہوکین (HOKKIEN) اور کینٹونیز (CANTONESE) ہیں۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چین میں نیشنل ڈے منایا جاتا ہے۔

چین تین جغرافیائی علاقوں پر مشتمل ہے مغربی چین تبت کے بلند سطح مرتفع (PLATEAU) اور پہاڑی سلسلوں سے گھرا ہوا ہے۔ شمالی چین میں نچلی سطح کی زمین ہے جہاں گرد آلود علاقہ جات اور صحرائے گوبی GOBI کے کچھ حصے پائے جاتے ہیں۔ جنوبی چین میں پیچیدہ پہاڑیاں اور وادیاں ہیں۔ ایک بڑا دریا ملک کے وسط میں یانگزے (YANGTZE) اور دوسرا بڑا دریا ملک کے شمال میں ہانگ ہی (HAUNG HE) کے نام سے بہتا ہے۔

حدود اربعہ

چین کے شمال میں روس اور منگولیا. جنوب میں ویت نام برما. نیپال. انڈیا اور پاکستان. مشرق میں شمالی کوریا. اور بحرالکاہل اور مغرب میں افغانستان اور روس واقع ہیں۔

تاریخی پس منظر

چین تقریباً 3500 سال پرانی تہذیب رکھتا ہے۔ اگرچہ یہ ملک کئی بار سیلابوں. قحطوں اور جنگوں کا شکار رہا. صدیوں تک یہاں کی تہذیب میں غیر معمولی سیاسی شعور بیدار رہا۔ پہلا شاہی خاندان جس نے چین پر حکومت کی شانگ SHANG کا تھا۔ جس کی حکومت 1500 سال قبل مسیح شروع ہوئی یہ اسی دور سلطنت کی بات ہے کہ چین میں اسلوب تحریر رائج ہوا اس کے بعد چو CHOU کی بادشاہت کا آغاز ہوا۔ جس کا دور 256 قبل مسیح سے شروع ہوا اس دور حکومت میں قدیم چینی فلاسفی نے جنم لیا۔ اس دور کے اختتام پر تاؤازم TAO ISM اور بدھ ازم BUDDHISM پھیلنا شروع ہوا۔ بعد ازاں تانگ T'ANG (906ء-618ء) کا دور تھا جس میں نظم POETRY اور تصویر کشی PAINTING کی بنیاد پڑی۔ اور ان فنون نے خصوصی مقبولیت پائی۔ پھر سنگ SUNG (1279-920ء) کا دور آیا جس میں پہلی مرتبہ بارودی فوجی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ یان YUAN کی حکمرانی کے دوران مارکوپولو نے چین کا دورہ کیا تھا۔ اس طرح مغربی ممالک کے ساتھ رابطے کی صورت پیدا ہوئی۔ آخری چینی بادشاہت کا دور حکومت مانچو MANCHU (1912ء-1644ء) کا تھا۔ جس میں چین کی حکومت یورپین اقوام کی مداخلت کی وجہ سے کمزور پڑ گئی یہاں تک کہ حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اس طرح ری پبلک آف چائنا کا آغاز یاٹ سن YATSEN نے کیا۔

1916ء میں جب اس کی وفات ہوئی تو نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر کائی شیک KAI SHEK نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی اور چین کی کیمونسٹ پارٹی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس وقت چین کی کیمونسٹ پارٹی کے سربراہ ماؤزے تنگ MAO ZEDONG تھے دوسری جنگ عظیم کے وقت یہ دونوں پارٹیاں جاپان کے حملہ کے خلاف متحد ہو گئیں۔ 1945ء میں ان دو پارٹیوں کے درمیان پھر کشیدگی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف جنگی محاذ کھول لئے۔ بالآخر 1949ء میں کیمونسٹ پارٹی فتح یاب ہوئی اور پیپلز ری پبلک آف چائنا کے نام پر سیاسی حکومت قائم ہوئی چین کے حکومت کا یہ سرکاری نام اب تک قائم ہے۔ 1966ء تا 1969ء ماؤزے تنگ نے پارلیمنٹ کے تعاون سے ملک میں ایک معاشرتی انقلاب برپا کیا اس انقلاب کی وجہ سے بے شمار سرکاری افسران اپنے عہدوں سے برطرف کئے گئے۔ مختلف شہروں میں احتجاج ہوئے اور یونیورسٹیاں بند ہو گئیں۔ 1980ء کے بعد ملک میں بدامنی کی فضا عروج پر تھی۔ لاکھوں شہریوں نے سیاسی طرز حکومت میں جمہوری اقدار کی فضا کی حمایت کی اور صحیح جمہوریت کے نفاذ کے مطالبات پیش کئے۔

موسم CLIMATE

چین کے موسم میں تغیر پایا جاتا ہے۔ موسم سرما میں سرد خشک ہوا شمال مغربی سطح مرتفع سے چلتی ہے جو چین کو دنیا کا سرد ترین خطہ بنا دیتی ہے موسم گرما میں گرم تر ہوا جنوبی چین کے سمندر سے چلتی ہے اور ملک کا بیشتر حصہ گرم اور مرطوب ہو جاتا ہے۔ اس موسم میں بارش کی زیادتی سے اکثر سیلاب آتے ہیں۔

چین کا درجہ حرارت مختلف علاقوں میں مختلف ہوتا ہے موسم سرما میں شمالی منچوریا MANCHURIA میں F 17- (C 27-) تک گر جاتا ہے جنوبی چین میں بارش شمالی چین کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جو 60 تا 80 انچ (152 تا 203 سم) ریکارڈ کی گئی ہے۔

فصلوں کی پیداوار کا وقت ملک کے مختلف حصوں میں مختلف ہے۔ البتہ جنوبی چین کے ساحلی علاقوں میں فصلیں سارا سال اگائی جا سکتی ہیں۔

حیوانی زندگی

ANIMAL LIFE

چین میں حیوانی زندگی کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔

بڑے جانوروں میں سے ہرن. ریچھ. پانڈا. جنگلی گدھا چیتا. بھیڑیا اور بندر بکثرت پائے جاتے ہیں ان کے علاوہ مختلف قسم کے پرندے. کچھوے اور سانپ وغیرہ بھی یہاں پائے جاتے ہیں تازہ پانی کی مچھلی بھی بکثرت یہاں پائی جاتی ہے جو چینی خوراک کا اہم حصہ ہے۔ پالتو جانوروں میں سے گدھے. بیل اونٹ اور گھوڑے حیوانی زندگی کا حصہ ہیں۔

چین کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ شہر۔ شنگھائی

شنگھائی کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے اس کی سب سے زیادہ مشابہت نیویارک سے ہے۔ لیکن بہت سے حوالوں سے یہ نیویارک سے کہیں آگے ہے۔ شنگھائی کے میوزیم میں چھ ہزار سال قبل مسیح سے بیسویں صدی کے آخر تک چینی تہذیب کی عکاسی کی گئی ہے۔ یہ میوزیم کئی منزلہ ہے۔ میوزیم میں رکھی گئی ہر چیز کو ایک نمبر دیا گیا ہے آپ اپنے ایئرفون پر وہ نمبر ڈائل کرتے ہیں تو انگریزی زبان میں اس چیز کا تعارف نہایت وضاحت سے پیش کر دیا جاتا ہے۔ شنگھائی میں چین کا سب سے بڑا ٹاور بھی ہے۔ جس کی بلندی 420 میٹر اور 88 منزلیں ہیں اس ٹاور کو دیکھنے کے لئے 400 پاکستانی روپے کا ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے۔ یہ ٹاور ٹیکنالوجی کا ایک معجزہ ہے اس شہر کے واحد انگریزی اخبار "شنگھائی ڈیلی" کے چیف ایڈیٹر MR. ZHANG ہیں۔ شہر کے درمیان میں دریا بہتا ہے اس لئے اس کے حسن میں کئی گناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ پرانا شنگھائی مغربی کنارے پر آباد ہے نیا شنگھائی مشرقی حصے میں ہے۔ اس شہر کو دیکھے بغیر اس کے حسن اور تنوع کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا. شنگھائی کی میٹرو یا انڈر گراؤنڈ جسے چینی موبائیل چین کہتے ہیں دیکھنے کی چیز ہے۔ شنگھائی جائیں اور میٹرو نہ دیکھیں تو شہر کی سیر مکمل نہیں سمجھی جا سکتی۔

معدنی وسائل

MINERAL RESOURCES

قدرت نے چین کو بے انتہا معدنی وسائل سے نوازا ہے۔ دنیا کا سب سے زیادہ کوئلہ چین میں پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح چین کی دو تہائی انرجی (ENERGY) صرف کوئلہ سے پوری ہوتی ہے۔ تیل اور قدرتی گیس کی دستیابی کا چین کی ترقی میں بہت ہاتھ ہے۔ قدرتی گیس میں چین دنیا کا دسواں بڑا ملک تصور کیا جاتا ہے۔

علم و ادب LITERATURE

دنیا کے قدیم و عظیم لٹریچر میں چینی علم و ادب تقریباً 3000 سال پرانا ہے اس علم و ادب میں تاریخ. سیاست. فلسفہ. مذہب اور سائنس شامل ہیں۔ نظم و نثر میں قابلیت کی بنیاد پر سرکاری عہدوں پر افراد فائز کئے جاتے تھے۔ بیشتر چینی لٹریچر سیاسی فلسفہ کے سبق آموز عنوانات کے متعلق ہوتا تھا۔ قدیمی لٹریچر میں سے نظموں کا ایک مجموعہ

THE BOOK OF SONGS

اور نثر میں

THE BOOK OF DOCUMENTS خاص شہرت والی کتب تھیں۔ تاؤازم کے رجحان پر

THE CLASSIC OF THE WAY اور

THE VIRTUE AND THE ZHUANGZI

دو عظیم ادبی شاہکار ہیں۔ تانگ TANG کے دور حکومت 618ء تا 907ء کے دورانیہ میں چند عظیم استاد شعراء نے فطرت کے موضوع پر نظمیں کہیں۔ جن میں وانگ وی. لی بو. ڈوفو. اور بوجوئی قابل ذکر ہیں۔

1200ء کے بعد ڈرامہ اور افسانہ نے چینی لٹریچر میں اہمیت حاصل کی۔

THE WESTERN CHAMBER By WANG SHIFU

اور

INJUSTICE TO THOU O GUAN HANQING

دو مشہور ڈرامے اس دور کی یادگار ہیں۔ علاوہ ازیں

DREAM OF THE RED CHAMBER

چینی ادب کا سب سے بڑا ناول ہے جو 1700ء میں CAO XUEQIN نے لکھا۔ 1800ء کے بعد چین

نے مغربی ثقافت کا اثر قبول کیا جس کا اظہار 1900ء کے بعد چینی مصنفین نے اپنی تصنیفات میں کیا۔ 1949ء میں کمیونسٹ پارٹی ماوزے تنگ کی لیڈر شپ میں اقتدار میں آئی تو چینی لٹریچر کا رخ کسانوں. مزدوروں اور سپاہیوں کی طرف بدل گیا اس زمانے کی نظم و نثر ابھی تک چینی علم و ادب کی زیب و زینت ہے۔

شادیاں MARRIAGES

چین میں شادیاں ماں باپ کی رضامندی پر ہوتی ہیں اور بچے ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہیں۔ شادی کا قانون جو 1950ء میں نافذ ہوا اس کی رو سے ہر شخص کو حق حاصل ہوا کہ وہ اپنا ساتھی خود تلاش کر سکتا ہے۔ لیکن اس وقت بھی خصوصاً دیہاتی زندگی میں بچے ماں باپ کا سہارا لیتے ہیں اور شادی کے معاملہ میں نوجوان لڑکی پاکستان کی طرح ماں باپ یا بڑے بھائی پر انحصار کرتی ہے۔

1950ء کے قانون نے عورت کو اجازت دی کہ وہ شادی اپنی مرضی سے کر سکتی ہے اس طرح صورت حال بدل گئی عورت کو زیادہ آزادی میسر آئی۔ قانونی طور پر عورت کو مردوں کے برابر حیثیت ملی۔ وہ مختلف محکمہ جات میں ملازمت کرتی ہے۔ اور اپنے حقوق کی خود نگرانی کر سکتی ہے۔

مذہب RELIGION

روایات کے مطابق چینیوں کا اعتقاد تھا کہ انسان مافوق الفطرت SUPERNATURAL کے ذریعہ پیدا ہوا ہے۔ اس لئے یہ لوگ دیوتاؤں کی پوجا ضروری خیال کرتے۔ مختلف قسم کے دیوتا مثلاً فصلوں کا دیوتا. دریا دیوتا. امراض کا دیوتا خوراک کا دیوتا وغیرہ کو مانتے اور ان کی پوجا اپنا مذہبی فریضہ خیال کرتے۔ چینی یہودیوں. عیسائیوں یا مسلمانوں کی طرح کسی ایک بالا ہستی پر یقین نہ رکھتے تھے۔

چھٹی صدی قبل مسیح تاؤازم کی فلاسفی اس بات پر زور دیتی تھی کہ انسان اور قدرت کے درمیان باہمی مطابقت ہونی چاہئے اور انسان کے کردار کی تشکیل قوانین قدرت کے مطابق ہونی چاہئے چین میں تاؤازم خاصی مقبولیت اختیار کر گیا اور صدیوں تک اس کی حیثیت مذہب کی سی رہی۔ جونہی بدھ ازم کی ابتداء ہوئی تاؤازم کی اہمیت کم ہونے لگی۔ انڈیا سے آیا ہوا بدھ ازم چین میں آہستہ آہستہ مقبول ہو گیا۔ اور مذہبی صورت اختیار کر گیا۔ بدھ ازم محنت. محبت اور خلوص کا سبق دیتا تھا۔

اسلام 700ء میں چین میں آیا۔ اس کے پھیلنے کی رفتار سست تھی۔ آج 25 ملین سے زیادہ مسلمان چین میں موجود ہیں۔ عیسائیت کی ابتداء چین میں 1500ء میں ہوئی۔ آج یہاں 11 ملین سے زیادہ چینی عیسائی ہیں۔ 1978ء میں چین کی حکومت نے اپنی مذہب کی پالیسی میں نرمی اختیار کی اور مسلم ممالک کے ساتھ اچھے باہمی تعلقات کی بنیاد ڈالی۔

چین میں احمدیت

اگرچہ چین میں باقاعدہ طور پر احمدیہ مشن قائم نہیں ہے تاہم احمدیت کا پیغام چین میں پہنچ چکا ہے۔ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی افراد چین میں مقیم ہیں۔ MTA کی نشریات یہاں سنی اور دیکھی جا سکتی ہیں اور یہاں نومبائعین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چینی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

طبی سہولتیں، کھیلیں

شرح اموات

عوام کو طبی سہولتیں بہتر معیار کی فراہم کرنے کی کوشش مسلسل جاری ہے۔ 2000ء میں چین میں 325000 میڈیکل سنٹر قائم ہیں 3.18 ملین بستر ہسپتالوں میں دستیاب ہیں۔ اور 4.49 ملین ڈاکٹر موجود ہیں۔ 89.8 فیصد دیہات میں اب میڈیکل سنٹر بن چکے ہیں اور وہاں 1.32 ملین دیہی ڈاکٹر اور دوسرا عملہ دستیاب ہے۔ عوامی صحت کی بہتری اور کھیلوں کے فروغ کے لئے بھی بہت کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ 27ویں اولمپک مقابلوں میں جو پچھلے سال سڈنی میں منعقد ہوئے چینی کھلاڑیوں نے سونے کے 28 چاندی کے 16 اور کانسی کے 15 میڈل حاصل کئے۔ یوں چین دنیا میں تیسرے نمبر پر رہا۔ چین میں اس وقت شرح اموات 6.46 فی ہزار ہے۔ انقلاب سے پہلے 33 ہزار تھی۔ 1949ء سے پہلے اوسط عمر 35 برس تھی۔ اب اوسط عمر 71.8 سال ہو گئی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی اوسط عمر سے یہ اوسط 10 سال زیادہ ہے۔

امریکہ اور چین کی دفاعی

اور

جنگی استعداد میں فرق

آج چین کا دفاعی بجٹ 14.5 بلین امریکی ڈالر ہے جب کہ امریکہ کا دفاعی بجٹ 270 بلین ڈالر ہے چین اپنی مجموعی قومی پیداوار کا 1.2 فیصد دفاع پر خرچ کر رہا ہے جب کہ امریکہ 3.2 فیصد۔ دفاعی میدان میں چین کے پاس قریباً 400 جوہری ہتھیار (بم) ہیں جب کہ امریکہ کے پاس 7295 جوہری بم ہیں۔ امریکہ کے پاس جوہری بموں سے لیس 1982 ایسے میزائل ہیں جو چین پر حملہ آور ہو سکتے ہیں جب کہ چین کے پاس صرف 132 ایسے میزائل ہیں جو امریکہ پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ ان اعداد و شمار سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ امریکہ اور چین کا قصہ ... دفاعی استعداد میں کس قدر فرق پایا جاتا ہے۔

پاک چین دوستی

ماہ مئی 2001ء میں پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 50ویں سالگرہ نہایت اہتمام اور جذبے کے ساتھ منائی گئی۔ اس سلسلہ میں چین کے وزیر اعظم نے 11 سے 13 مئی تک پاکستان کا دورہ کیا۔ دونوں ملکوں میں اہم واقعات کے حوالے سے اہم سرگرمیاں مشورے. رابطے اور منصوبہ بندی کا عمل جاری ہے۔ اسی مناسبت سے چین کی وزارت خارجہ نے پاکستان کے چند صحافیوں کو ایک ہفتے کے لئے اپنے ملک کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔

ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب

رعشہ

(PARKINSONS DISEASE)

ایک مریض جھکی ہوئی کمر۔ کانپتے ہاتھوں اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے ڈاکٹر کے کلینک میں داخل ہوتا ہے اس کا چہرہ تاثرات سے خالی ہے۔ آتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین پر گرا کہ گرا۔

جی ہاں! یہ تصویر ہے ایسے مریض کی جو ایک دماغی مرض رعشہ یا PARKINSON'S DISEASE میں مبتلا ہے۔ یہ مرض عموماً پچاس اور ساٹھ سال اور اس سے اوپر کے مردوں اور عورتوں کو متاثر کرتا ہے۔

وجوہات

یہ مرض دماغ کے CORPUS STRIATUM نامی حصہ میں خرابی اور DOPAMINE نامی ٹرانسمیٹر کی کمی اور فقدان سے ہوتا ہے۔ اس بیماری کے زیادہ تر مریض بغیر کسی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جب کہ کچھ تعداد ایسے مریضوں کی بھی ہے جن کو دماغ کی سوزش کا عارضہ ہو چکا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس مرض کی وجہ سے دماغ میں رسولی TUMOR ہوتی ہے۔ سر کی چوٹ بھی اس کا موجب بنتی ہے۔ بعض ادویات بھی اس کی وجہ بنتی ہیں۔

علامات

اوپر مریض کی تصویر کشی کی جا چکی ہے۔ ابتدا میں مریض کے ہاتھوں کی انگلیوں میں رعشہ ہوتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بازو کو بھی متاثر کر دیتا ہے۔ رعشہ میں یہ خاص بات ہے کہ جب مریض کسی چیز کو پکڑتا ہے۔ تو رعشہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ منہ میں لعاب زیادہ بنتا ہے۔ اسی طرح مریض کی آواز بھی دھیمی ہو جاتی ہے۔ جسے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض چہرے پر خوشی یا غمی کے آثار سے عاری ہوتا ہے۔ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں میں سختی آجاتی ہے۔ مریض کی ارادی حرکات کم ہو جاتی ہیں۔ مریض اپنے دستخط بھی صاف نہیں کر سکتا۔ زیادہ تکلیف کی صورت میں مریض اپنے بٹن بھی بند نہیں کر سکتا۔ پریشانی رعشہ کو تیز کر دیتی ہے۔

علاج

جہاں تک اس مرض کے علاج کا تعلق ہے۔ اس کی بہت سی موثر ادویات موجود ہیں۔ اگر دماغ میں رسولی ہو۔ تو اسے آپریشن سے نکال دیا جاتا ہے۔ اگر مریض کوئی ایسی دوائی استعمال کر رہا ہوتا ہے جو اس بیماری کا موجب بنتی ہے۔ اسے یا تو کم کر دیا جاتا ہے یا اس کے ساتھ اور دوائی استعمال کروائی جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے محفوظ رکھے آمین۔

بقیہ صفحہ 4

آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ اپنے اندر جلد ایک انقلاب محسوس کریں گے۔

بالآخر میں اپنے مضمون کو حضرت مصلح موعود کے پر شوکت اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

"احمدیت کی سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود کی کتب جو اردو میں ہیں پڑھنا شروع کر دو. اگر تم انہیں غور سے پڑھو تو تھوڑے دنوں میں ہی ایسے (مربی) بن جاؤ گے کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہ کر سکیں گے...... وہ دن دور نہیں جب حضرت مسیح موعود کا یہ الہام پورا ہوگا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"..... اور وہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے لیکن وہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے۔ جب تم حضرت مسیح موعود کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ پیدا کر دے گا جو آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(خالد مئی 1956ء صفحہ نمبر 60)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم ... محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی ضلع ... لکھتے ہیں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب ... ضلع گجرات مورخہ 4 جون 2001ء کو ربوہ سے کھاریاں واپسی پر کھاریاں میں کار کے ایک شدید حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ آپ کے ساتھ مکرم ملک نادر محمود صاحب آف ککھو کھر غربی بھی تھے جو بفضلہ تعالیٰ بالکل محفوظ رہے۔ مکرم امیر صاحب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کسی بھی شدید چوٹ سے محفوظ رہے ہیں لیکن بائیں کولہے اور پسلیوں پر کچھ دباؤ کی وجہ سے ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے ڈاکٹر سلمان طارق شیخ کو اللہ نے مورخہ 2 جون 2001ء بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو اللہ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ”کاشف احمد“ عطا فرمایا ہے۔ کاشف احمد مکرم سید سخاوت شاہ صاحب کا نواسہ اور مکرم شیخ نثار احمد صاحب کا پڑپوتا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بابت ترکہ
مکرم محمد اقبال حسین صاحب)

محترمہ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ بیوہ مکرم ... محمد اقبال حسین صاحب ساکنہ مکان نمبر 4/1 دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان / قطعہ نمبر 4/1 دارالبرکات ربوہ برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیران کے نام منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ / مکان ان کے ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

محترمہ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ (بیوہ)
مکرم سید ظفر اقبال صاحب (بیٹا)
مکرم سید آفتاب احمد صاحب (بیٹا)
مکرم سید سجاد احمد صاحب (بیٹا)
مکرم سید اعجاز احمد صاحب (بیٹا)
محترمہ سیدہ عابدہ رضوان صاحبہ (بیٹی)
مکرم سید منور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالنصر ... لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب آف کوئٹہ حال مقیم راولپنڈی 6 جون 2001ء بروز بدھ صبح 7 بجے بعمر 85 سال وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ اگلے روز بعد نماز فجر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم رحیم اللہ خان صاحب (برادر خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب) کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹے ڈاکٹر انوار احمد طارق منیر۔ اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام شامۃ الرفیق سے بدل کر شازیہ تبسم رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مرزا محمد اکرم 12/6 دارالعلوم غربی (حلقہ صادق) ربوہ

بقیہ صفحہ 1

☆ محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ محترم حامد احمد صاحب لیڈز انگلینڈ

☆ محترمہ بدر النساء صاحبہ اہلیہ محترم حسن اقبال خان صاحب بالٹی مور امریکہ

☆ محترمہ منصورہ فرحت رشید صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اپنا قرب عطا فرماتے ہوئے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے خاوند بچوں اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 2

تمہیں حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانہ کا ایک دن نصیب کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم لنگر کا ایک دن کا خرچ دے دو تو وہ کہے گا ایک دن کا نہیں تم مجھ سے سارے سال کا خرچ لے لو لیکن خدا کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانہ کا ایک دن دیکھنے دو۔ مگر آج کسی کو وہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے جو حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانہ میں قربانی کرنے والوں کو نصیب ہوئی“۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 41,40 طبع دوم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

3 پاکستانیوں کو زندہ جلانے کی کوشش

اولڈہم میں تین پاکستانیوں کو زندہ جلانے کی کوشش میں آگ سے نیوز ایجنٹ شاپ سمیت سپر سٹور جل کر مکمل تباہ ہو گیا۔ اوپر والی منزل پر سوئے ہوئے تین پاکستانی نوجوان آگ لگنے سے بال بال بچ گئے۔ ایک نے کھڑکی توڑ کر چھلانگ لگا دی جبکہ دو کو فائر مینوں نے بچا لیا۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کا عملہ واقعہ کی تفتیش کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ سپر سٹور کے مالک کو نسل پرستوں کی طرف سے حملوں کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔

بھارتی مواصلاتی نظام تباہ کرنے کی ٹیکنالوجی

تحریک المجاہدین نے کنٹرول لائن پر نصب بھارتی مواصلاتی نظام تباہ کرنے کے لئے مقامی طور پر ٹیکنالوجی تیار کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اس بات کا انکشاف تحریک المجاہدین جموں و کشمیر کے شعبہ مواصلات کے ناظم نے کیا۔ انہوں نے کہا بھارت نے مجاہدین کا راستہ روکنے کے لئے کنٹرول لائن پر خفیہ آلات نصب کرنے ہیں جن کی مدد سے بھارتی افواج مجاہدین کی نقل و حرکت سے آگاہ ہوتی رہی تھیں۔ اسی وجہ سے اس ٹیکنالوجی کی ضرورت محسوس کی گئی جس میں کامیابی ہوئی ہے۔

چین اور روس کا مسائل حل کرنے پر اتفاق

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن اور چین کے صدر جیانگ ژیمن نے بین الاقوامی مسائل کے حوالے سے مل جل کر کام کرنے سے اتفاق کیا ہے۔ دونوں لیڈروں نے چین روس تعلقات پر گہرے اطمینان کا اظہار کیا۔ روس کے وزیر خارجہ آئیگور ایوانوف نے صحافیوں کو بتایا کہ دونوں ممالک بین الاقوامی مسائل کے حل کے سلسلہ میں قریبی تعاون کر رہے ہیں اور عالمی استحکام کے سلسلہ میں چین اور روس کے تعلقات بہت اہمیت کے حامل ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ جیانگ ژیمن اور پیوٹن نے امریکہ کے قومی دفاعی میزائل نظام کے بارے میں تبادلہ خیال نہیں کیا۔

اسرائیل فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی ختم کرے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل کی بحالی کے لئے فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی ختم کر دینی چاہئے۔ انہوں نے دمشق میں شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرع سے ملاقات کے بعد کہا کہ اسرائیل کو فریقین کے درمیان اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے اقدامات کرنے ہوں گے۔

12 حریت پسند شہید کرنے کا بھارتی دعویٰ

مقبوضہ کشمیر کی پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ مختلف جھڑپوں میں بھارتی فوج نے 12 حریت پسند شہید اور ایک شہری ہلاک کر دیا۔

ایران بھارت گیس پائپ لائن سے پاکستان کو فائدہ

پاکستان کے راستے ایران سے سوئی گیس پائپ لائن بچھانے پر بھارتی رضامندی سے برصغیر کے دونوں ملکوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ بات بی بی سی نے گیس پائپ لائن کے فوائد کے بارے میں اپنی رپورٹ میں کہی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے پاکستان کو ایرانی پائپ لائن سے یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان بھارت کے نزدیک ترین ملک ہے پاکستان کے ذریعے یہ پائپ لائن آئے گی جو پاکستان کے لئے معاشی اور سفارتی لحاظ سے فائدہ مند ہے کیونکہ اس طرح دونوں ملکوں میں دوطرفہ رابطوں کا سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔ پائپ لائن بچھانے سے لوگوں کو روزگار ملے گا اور پاکستان کو رائلٹی بھی ملے گی۔

عراقی انجینئرز نے پاکستان میں تربیت مکمل کر لی

پاکستان اور عراق کے درمیان طے پانے والے سمجھوتے کے تحت عراق کے پٹرولیم انجینئروں کی پہلی ٹیم نے پاکستان میں تیل کی صنعت سے متعلق اعلیٰ تربیت حاصل کر لی ہے۔ جو دو ماہ پر مبنی تھی۔ یاد رہے کہ تیل و گیس کے شعبہ میں پاکستان اور عراق کے درمیان تعاون بڑھانے کی وسیع گنجائش موجود ہے اور اس سلسلے میں مثبت پیشرفت کا آغاز ہو چکا ہے۔

اسرائیل نے جنگ بندی توڑ دی

اسرائیل نے امریکی منصوبے کو قبول کرنے کے باوجود جنگ بندی توڑ دی ہے۔ غزہ اور مغربی علاقوں میں اسرائیلی ٹینکوں کی گولہ باری سے 3 فلسطینی شہید جبکہ کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ امریکی وزیر خارجہ نے اسرائیلی وزیر خارجہ سے اور فلسطینی رہنما یاسر عرفات سے فون پر بات چیت کی ہے اور زور دیا ہے کہ وہ امن منصوبے پر عملدرآمد یقینی بنا کر مشرق وسطیٰ میں دیرپا امن کے امکانات روشن کریں۔

اقوام متحدہ کا ورلڈ فوڈ پروگرام اور افغانستان

اقوام متحدہ کا ورلڈ فوڈ کا پروگرام افغانستان میں اپنی بیکریاں بند کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے نے یہ فیصلہ طالبان کی طرف سے خوراک و امداد کے مستحقین کے لئے نئے سروے کی خاطر افغان خواتین کو شامل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کے بعد کیا۔

کیوبا کو کوئی اسلحہ نہیں دیا

چین نے امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز کی اس خبر کو قطعی بے بنیاد قرار دیا ہے۔ جس میں الزام لگایا تھا کہ چین نے امریکہ کے حریف کیوبا کو فوجی ساز و سامان بھیجا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ وہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ چین ایک ذمہ دار ملک ہے اور یہ الزام کہ اس نے کیوبا کو اسلحہ بھیجا ہے۔ قطعی غلط ہے۔

چین امریکہ کی نظر میں کانٹے کی طرح ہے

روس کے صدر پیوٹن صدر بش کے ساتھ بات چیت کے لئے روانہ ہو گئے۔ صدر پیوٹن صدر بش سے یہ بات منوانے کی کوشش کریں گے کہ روس اب بین الاقوامی سلامتی میں اہم کردار کا حامل ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ دونوں لیڈروں کی ملاقات میں امریکی میزائل ڈیفنس کا معاملہ سرفہرست ہوگا۔ تاہم دونوں نے موقف میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ:15 جون-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 28 زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 16-جون غروب آفتاب 7-18:

☆ اتوار 17-جون طلوع فجر 3-20:

☆ اتوار 17-جون طلوع آفتاب 5.00:

سودی نظام میں مزید ایک سال کی توسیع

سپریم کورٹ نے سودی نظام کے خاتمے کے لئے حکومت کو (30 جون 2002ء) تک مزید ایک سال کی مہلت دے دی ہے- سپریم کورٹ کا بنچ مسٹر جسٹس شیخ ریاض کی سربراہی میں مسٹر جسٹس منیر اے شیخ، مسٹر جسٹس سید دیدار حسین شاہ اور مسٹر جسٹس تقی عثمانی پر مشتمل تھا- سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ سودی نظام کے خاتمے کے لئے ہمیں حکومت کی نیت اور سنجیدگی پر شک نہیں ہے- اگرچہ حکومت نے 2005ء دسمبر تک وقت مانگا ہے عدالت یہ استدعا منظور نہیں کر سکتی تاہم عدالت 30 جون 2002ء تک مزید مہلت دے سکتی ہے-

ربوہ اور گردونواح میں مون سون کی پہلی بارش

ملک میں مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے- وفاقی دارالحکومت اور شمالی علاقہ جات میں یہ سلسلہ چند دن سے جاری ہے- محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب بھر میں بھی مون سون کی بارشوں کی توقع ہے- گزشتہ روز صبح سویرے ربوہ اور گردونواح میں ہلکی بارش شروع ہوئی اور 9 بجے کے قریب یہ ہلکی بارش موسلا دھار بارش میں تبدیل ہوگئی- جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں واضح کمی ہوگئی- خوشگوار موسم اور ٹھنڈی ہواؤں نے جون کے مہینہ میں موسم بہار کی یاد دلا دی-

کشمیریوں کی خواہشات کے برعکس کوئی فیصلہ قبول نہیں چیف ایگزیکٹو

نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان جدوجہد آزادی میں مصروف کشمیری عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا بلکہ حق خود ارادیت کے حصول تک ان کی مدد اور حمایت کا سلسلہ جاری رکھے گا وہ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سے بات چیت کر رہے تھے- اس ملاقات میں دورہ بھارت اور تحریک آزادی کشمیر کے موضوعات زیر بحث آئے چیف ایگزیکٹو نے کہا بھارت سے کسی بھی سطح کی ہونے والی بات چیت میں مسئلہ کشمیر سرفہرست ہوگا- اور ہم کشمیریوں کی خواہشات کے برعکس کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے-

مستحقین کو دیئے گئے چیکوں کی تحقیقات

ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے سپیکر اور چیئرمین سینٹ کے مراعات کے تعین، پارلیمنٹ کے ملازمین کے لئے سروس رولز کی تیاری اور فنانس کمیٹی کے اختیارات طے کرنے کے لئے وزارت خزانہ، آڈیٹر جنرل اور قومی اسمبلی اور سینٹ سیکرٹریوں پر مشتمل کمیٹی قائم کی ہے کمیٹی نے کہا ہے کہ 10 روز کے اندر اندر وزارت قانون سے معاملات طے کرنے کے لئے رولنگ حاصل کی جائے- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے بے نظیر اور نواز شریف کے دور میں مستحقین کو دیئے گئے چیکوں کی تحقیقات کا بھی حکم دیا اور کہا کہ سرکاری رقوم بخشش یا خیرات نہیں، مستحقین کی مدد کے لئے اوپن سسٹم ہونا چاہئے- یہاں بادشاہت والا نظام نہیں چل سکتا-

جنرل مشرف اڑھائی دن دہلی میں قیام کریں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف اور بھارتی وزیراعظم کے درمیان مجوزہ سربراہ ملاقات کا طریقہ کار طے کرنے کے لئے اعلیٰ سفارتی سطح پر کام کیا جا رہا ہے جبکہ معلوم ہوا ہے کہ جنرل مشرف دورہ بھارت کے دوران نئی دہلی میں اڑھائی دن قیام کریں گے-

بھارت مقبوضہ کشمیر میں قتل عام بند کرے

وزیر خارجہ نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بے گناہ لوگوں کا قتل عام بند کرے اور مسئلہ کشمیر کو وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے انہوں نے کہا پاکستان سربراہ ملاقات میں مثبت اور تعمیری جذبے سے شرکت کرے گا-

مشرف کی نصر اللہ سے ملاقات چیف ایگزیکٹو

نے اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ سے اہم ملاقات کی- ملاقات جو آٹھ بجے شروع ہوئی کافی دیر تک جاری رہی- جس میں جنرل مشرف کے دورہ بھارت سمیت متعدد اہم امور زیر غور آئے- چیف ایگزیکٹو نے نوابزادہ نصر اللہ کو یقین دلایا کہ وہ واجپائی سے ملاقات میں قومی مفاد کو مدنظر رکھیں گے-

میڈیا اصل کردار ادا نہیں کرتا چیف ایگزیکٹو کو

پریس سیکرٹری اور آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ فوجی حکومت میڈیا کو کوئی پریس ایڈوائس نہیں جاری کرتی- جتنا میڈیا آج آزاد ہے اتنا کبھی آزاد نہیں رہا- تاہم اخبارات نان ایشوز کو ایشوز بنا کر انہیں عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں جس وجہ سے پاکستان کی غیر ممالک میں ساکھ متاثر ہوتی ہے-

غریب تو مارا جائے گا پٹرولیم مصنوعات کے نرخ

بڑھنے پر مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا جواز کچھ بھی ہو یہ برا ہے اس سے غریب مارا جائے گا- اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈی ریگولیشن سے نجی کمپنیاں من مانے نرخ وصول کریں گی- پیداواری لاگت بڑھے گی- تاجروں کے مطابق ہر چیز مہنگی ہو جانے سے عوام کی قوت خرید ختم ہو جائے گی-

بجلی کے نرخ 11 فیصد بڑھانے کی تیاریاں

پٹرول ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کے بعد آئی ایم ایف کے 59.6 کروڑ کے قرضہ اور دوسری بڑی شرط پوری کرنے کے لئے بجلی کے نرخوں میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے- اکتوبر 99ء کے بعد یہ چھٹا اضافہ ہے جبکہ ان تمام اضافوں کو قابل برداشت بنانے کے لئے ملازم پیشہ عوام کو کسی قسم کا کوئی ریلیف دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی-

کراچی کے حالات کنٹرول میں ہیں آئی

ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات حکومت کے مکمل کنٹرول میں ہیں- حکومت عوام کو تحفظ فراہم کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے-

مقررہ مدت میں اقتدار چھوڑ دیں گے وزیر

خارجہ عبدالستار نے یقین دلایا ہے کہ حکومت سپریم کورٹ کی مقرر کردہ مدت کے اندر اقتدار عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کے سپرد کر دے گی- ہم نے حقیقی جمہوریت کی بنیاد رکھ دی ہے- اقتدار کی نچلی سطح تک منتقلی اسی حکمت عملی کی ایک کڑی ہے-

پاکستان میں فرقہ واریت سے غربت بڑھ رہی ہے

ایشیائی ترقیاتی بنک نے حکومت کو انتباہ کیا ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت اور لسانی تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے غربت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جہاں اس کی شرح خطرناک طور پر 50 فیصد تک پہنچ گئی ہے-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی-اسلام آباد
بلال انٹرپرائزز
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212868 رہائش 212867
پروپرائٹر: اظہر احمد- مظہر احمد

صحت مند بچے سب کو اچھے لگتے ہیں اپنے بچوں کو
ننھا بے بی ٹانک
استعمال کرائیں- بچوں کو صحت مند بنائیں-
قیمت فی شیشی -/20 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ- فون نمبر 213218

معلوماتی لٹریچر مفت
290 پرانی ضدی امراض، 45 زنانہ ادویات، 22 مردانہ ادویات، 57 روزمرہ گھریلو ادویات، 68 پرانی امراض کے لئے کورسز، 7 فسٹ ایڈ سمپلز، 50 ادویات حیوانات اور 12 پولٹری ادویات پر مشتمل مفید معلوماتی لٹریچر ہیڈ آفس یا اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے مفت حاصل کریں- بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے خط تحریر فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل- کریم آباد چورنگی- کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61